مرزا صاحب دجّال اور یاجوج ماجوج

کیا مرزا صاحب دجّال پر غالب آئے؟

مولوی محمد علی کو جواب

حدیثوں میں بکثرت آیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے۔ یہ بھی آیا ہے کہ اُن کے زمانہ میں یاجوج ماجوج پیدا ہونگے خدا اُن کو بھی نیست و نابود کریگا۔

چونکہ ان تینوں اسماء کا باہمی تعلق ہے اس لئے مرزا صاحب کو اور مرزا صاحب کے بعد اُن کے اتباع کو بھی یہ بات پریشان کر رہی کہ مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہیں تو دجال کون اور یاجوج ماجوج کون؟ مرزا صاحب نے جو جواب دیا وہی اُن کے اتباع دیتے ہیں۔

مولوی محمد علی لاہوری جماعت کے امیر ہیں جو اپنے خیال میں اپنے الفاظ میں بہت بڑے فلسفی اور بہت بڑے حق گو اور حق پسند ہیں اُنھوں نے اخبار پیغام صلح میں دجال کے متعلق ایک لمبا سلسلہ لکھا ہے جو دراصل مرزا صاحب کی تحریرات کی ایک کاپی ہے۔ آج ہم اُس تحریر پر توجہ کرتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے باتباع مرزا دجال اور یاجوج ماجوج سے مراد یورپی اقوام لی ہیں۔ اور مرزا صاحب کو مسیح موعود بنا کر اُن پر فتحیاب ہونا بتایا ہے۔ وہ فتح کیسی تھی اور کیسی ہے۔ اس کا بیان اُنہی کے الفاظ میں ہم سُناتے ہیں۔ مسیح موعود (مرزا صاحب) کو دجال پر پورا غلبہ حاصل ہوا۔ اس غلبہ کی تفصیل سننے کے قابل ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"**کیا مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ایسا غلبہ حاصل ہوا** حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ کیا اس کو عام مولویانہ بحثوں کی طرح ایک بحث سمجھنا واقعات کو نظر انداز

کرنا ہے۔ جو کچھ آپ سے پیشتر علما کرتے تھے اور جو کچھ آپ نے کیا ان دونوں کا نام اگر کوئی چاہے تو بحث یا مناظرہ رکھ لے مگر ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ علماء کی عامہ ذہنیت حضرت مرزا صاحب کے ظہور سے پیشتر اسی حد تک تھی کہ خفیف سے خفیف باتوں اور فروعی جھگڑوں پر ان کی ساری قوت صرف ہوتی تھی اور اعدائے اسلام کے مقابلہ کا وہ نام بھی نہ جانتے تھے۔ الا ماشاءاللہ کوئی دو چار مستثنیات ہوں تو الگ بات ہے۔ اور بات بھی موٹی ہے کہ جس قوم کی قوت باہمی جھگڑوں پر برباد ہو گی وہ دشمن کا مقابلہ کیا کریگی۔ حضرت مرزا صاحب کی نظران جھگڑوں سے بہت بلند تھی۔ وہ فروعی اختلافات کی پرواتک بھی نہ کرتے تھے۔ بلکہ اپنے ہوش کے زمانہ سے آپ کو ایک ہی جنون تھا اور وہ جنون اعدائے اسلام کے مقابلہ کا تھا۔ اس لئے آپ نے اپنی ساری قوت اسی کام پر لگا دی کہ اعدائے اسلام کا مقابلہ کیا جائے۔ خواہ وہ عیسائی پادری ہوں یا ان کے نقش قدم پر چلنے والے آریہ سماجی ہوں۔ خواہ کوئی اور ہوں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ سب سے بڑھکر مقابلہ آپ کے مدنظر عیسائی مذہب سے تھا۔ اور اسی کام پر بالخصوص آپ نے اپنی جماعت کو لگایا۔ آج بھی لوگ اس کی وجہ دریافت کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت کا زیادہ رخ یورپ میں تبلیغ اسلام پر کیوں ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ دجال کا مقابلہ آپ کا سب سے بڑا کام تھا اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں آپ کے اپنے دل کی یہ تڑپ تھی جسے بار بار آپ نے اپنی تحریروں میں بھی ظاہر کیا کہ یورپ میں تبلیغ اسلام ہو کیونکہ یہی دجال پر اصلی غلبہ ہے۔ اور دجال کی دجالیت کو قتل کرنے کا یہی سامان ہے عیسائی مذہب پر اتمام حجت کیلئے آپ کو خاص ہتھیار دئے گئے۔ اور ان میں بالخصوص قابل ذکر وفات مسیح کا ہتھیار ہے جس سے عیسائیت کا

بت پاش پاش ہوجاتا ہے۔ کیونکہ عیسائیت کا سارا دار و مدار ہی اس بات پر ہے کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر ہیں۔ آپ نے اس کی بجائے زمین پر ان کی قبر کا پتہ بتایا۔" (پیغام-۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء ص۵)

مرقع علماء کی ذہنیت کا جو بیان کیا ہے بالکل غلط اور علماء پر غیر ذمہ وارانہ حملہ ہے جو اس فرقہ جدیدہ کی مخصوصات سے ہے۔ ورنہ ہمیں بتایا جائے کہ ابتدا میں جب ہندوستان میں عیسویت کا ظہور ہوا ہے علماء اُن کے مقابلہ میں نہیں آئے۔ آپ کو معلوم نہ ہو تو ہم بتاتے ہیں (۱) مولوی رحمت اللہ مرحوم کا مباحثہ پادری فنڈر کے ساتھ اُن کی مستند اور مفید کتاب اعجاز عیسوی ان کی تکذیب پر بیّن دلیل ہے۔ (۲) مولوی آل حسن مرحوم کی تصنیفات گواہ ہیں (۳) حافظ ولی اللہ مرحوم لاہوری کے کارنامے اہل پنجاب بھولے نہیں۔ ہاں ان بزرگوں کی تصنیفات میں یہ کمی بے شک تھی کہ وہ محض اسلام کی خوبیاں بیان کرتے تھے۔ مرزا صاحب کی طرح اپنی شخصیت پیش نہیں کرتے تھے۔ اسی لئے وہ اپنی خدمات اسلامیہ میں انجام کار شرمندہ نہ ہوتے تھے جیسے مرزا صاحب کو ایسے واقعات پیش آئے۔

مولوی محمد علی صاحب میں ایک خصوصیت ہے کہ وہ کسی امر کا دعوےٰ کر کے دلیل نہیں دیا کرتے بلکہ اُن کی دلیل اُن کا بیان ہی ہوتا ہے۔ آپ کی استدلالی قوت کو ہم شاعرانہ تخیل کہیں تو بجا ہے۔ مگر ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ واقعات اصلیہ سامنے رکھ دیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے جنگ مقدس (مباحثہ عیسائیاں ۱۸۹۳ء) کے اخیر دن ایک تقریر لکھائی جو درج ذیل ہے۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً

جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اسوقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجھاکے کئے جائینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگینگے اور بعض بہرے سننے لگینگے۔ اسی طرح پر جسطرح اللہ نے ارادہ فرمایا ہے۔ سو الحمد للہ والمنتہ کہ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے۔ لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔

میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کیلئے طیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈالدیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین و آسمان ٹلجائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلینگی۔" (جنگ مقدس ص ۱۸۸/۱۸۹)

ناظرین کرام! مرزا صاحب نے اس تحریر میں اپنے مباحثہ کو معمولی مباحثہ قرار دیا۔ اور اپنا خاص کام اظہار غیب بالہام الٰہی ظاہر کیا۔ یعنی ڈپٹی آتھم سے مباحثہ تو معمولی مباحثات سے ہوا جو اور لوگ بھی کرتے رہتے ہیں۔ ہاں اپنی خصوصیت اظہار غیب قرار دی۔ جو بالکل قرین قیاس ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب محض مولوی۔ عالم یا مناظر نہ تھے بلکہ (بقول خود) خدا کے شاگرد مسیح موعود تھے۔ پھر کیا اس خصوصیت خاصہ میں مرزا صاحب پاس ہوئے؟ اس کا فیصلہ خود اُن کی تحریرات سے ہو سکتا ہے۔

یہ تحریر ۵۔ جون ۱۸۹۳ء کی ہے۔ اس کے مطابق ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کی زندگی کی آخری گھڑی ۵۔ ستمبر ۱۸۹۴ء کی نصف شب تک تھی یعنی ۵۔ ستمبر کے بعد ایک منٹ بھی ڈپٹی آتھم زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ مگر واقعہ کیا ہوا۔ اس میعاد سے قریباً گیارہ ماہ بعد ڈپٹی آتھم مرے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں۔

"مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔" (کتاب انجام آتھم صا)

ناظرین! مسیح قادیانی کی خصوصیت ملاحظہ ہو۔ اس میں اُن کا بے طرح فیل ہونا کیسا واضح ہے۔ مرزا صاحب کے اس فیل ہونے کے موقع پر عیسائیوں نے جو خوشیاں منائی تھیں اُن کی اُس زمانہ کی تحریرات (نظم ونثر) سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جن میں سے ایک دو شعر یہاں درج ہیں ؎

ایسی مرزا کی گت بنائینگے　　سارے الہام بھول جائینگے
خاتمہ ہوئیگا نبوت کا　　پھر فرشتے کبھی نہ آئینگے

(مفصل کے لئے ہمارا رسالہ "الہامات مرزا" ملاحظہ ہو)

یہ ہے مرزا صاحب کی خصوصیت اور یہ ہے اُن کی کامیابی۔

وفات مسیح لے دیکھے مولوی محمد علی کو وفات مسیح کا ہتھیار ہاتھ آیا۔ کہ مرزا صاحب نے پہاڑ کھود کر چوہا نکال ہی لیا۔ یعنی وفات مسیح سے دجال (عیسائی قوم) کو قتل کر دیا۔ حالانکہ وفات مسیح سے عیسائی عقیدے کو قوت پہنچی۔ کیونکہ عیسائی مذہب کی بنیاد کفارہ مسیح پر ہے۔ اور کفارہ موت مسیح پر مبنی ہے۔ اہل اسلام بتعلیم قرآن وفات مسیح سے منکر تھے تو عیسائی اس سے سخت تنگ آرہے تھے کہ اب ہم کفارہ کیسے منوائیں۔ مرزا صاحب نے وفات مسیح مان اور منوا کر عیسائیوں کے بنیادی پتھر کو قوت بخشی۔ اس لئے کہ انجیل متی میں صاف لکھا ہے کہ "یسوع مسیح نے چلا کر جان دی" پھر موت سے اُن کو کیا نقصان۔

علاوہ اس کے مسئلہ وفات مسیح کا سہرا سر سید احمد خان مرحوم کے سر ہے جنہوں نے اس کو ایجاد کیا۔ مرزا صاحب نے تو انہی سے حاصل کیا۔ (دیکھو تفسیر احمدی نیچری اور سیرۃ المسیح الموعود مصنفہ مولوی عبد الکریم سیالکوٹی۔ امام صلوٰۃ مرزا)

آگے چلئے ہم کہہ چکے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور شاعر نہیں مگر کلام آپ کا شعری تخیلات پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کی دوسری مثال مندرجہ ذیل اقتباس ہے۔ آپ دجال (قوم نصاریٰ) کی مغلوبیت کا ذکر کرتے ہیں۔

"اس موقع پر میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ خیال کہ بذریعہ دلائل بھی اگر مغلوب کرنا تھا تو چاہئے تھا کہ دجال ایسا مغلوب ہو جاتا کہ وہ دنیا کے بہکانے کا کام ہی چھوڑ دیتا اور آپ کی زندگی میں آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ کام ہو جاتا۔ یہ خیال بھی ایک غلط فہمی پر مبنی ہے دنیا کی مذہبی اصلاح کے کام ایک دن کے نہیں ہوا کرتے۔ یوں تو یہ آیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ هُوَ الَّذِیْ

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔

لیکن کیا یہ غلبہ رسول اللہ صلعم کی زندگی میں کمال کو پہنچ گیا؟ نہیں بلکہ اس کی بنیاد رکھدی گئی اور تیرہ سو سال بعد اس غلبہ کا نظارہ ہم کو نظر آرہا ہے"۔ (حوالہ مذکور)

ناظرین! زمانہ رسالت محمدیہ کا اُدھار تیرہ سو سال بعد بذریعہ قادیانی مسیح ہم کو ملا تھا۔ مگر ملا کیا؟ یہ کہ گذشتہ مردم شماری میں خاص ہندوستان کے اندر عیسائی قوم فی صدی پچیس بڑھ گئی اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔

اسے بھی چھوڑئیے، ہم اپنے اصول کلام کے موافق خاص مرزا صاحب قادیانی کے قول سے مولوی محمد علی صاحب کو بتاتے ہیں کہ آپ کے بیان کی تردید خود مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ اور اُن کی تردید واقوات کرتے ہیں۔

مرزا صاحب پر اعتراض ہوا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود حج کریگا۔ حالانکہ آپ نے حج نہیں کیا! اس کا جواب مرزا صاحب نے دیا۔

"ہم کو اُسوقت حج کرنا زیبا ہوگا کہ دجال (قوم نصاریٰ) کفر اور دجل سے ہٹ کر ایمان اور اخلاص سے مسیح موعود کے ساتھ کعبہ کا طواف کریگا" (ایام الصلح فارسی ص ۱۳۷)

احمدی دوستو! ایمان سے بتاؤ کیا ایسا ہوا؟ کیا مسیح موعود اور دجال نے (بعد توبہ) بھراہی مسیح موعود حج کعبہ شریف کیا؟ کیا تو ہم بھی مان لینگے کہ آپ کا مسیح موعود (مرزا) دجال پر غالب آیا۔ اور اگر دجال نے کیا خود مسیح موعود نے بھی حج نہیں کیا تو اُن کے اس کلام منقولہ از "ایام الصلح" کے کیا معنے ہیں؟ آگے چلئے

مرض نسیان | مرزا صاحب متوفی کے حق میں تو ہمارا پرانا خیال ہے کہ

نسیان اُن پر غالب تھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کی نسبت ہمیں یہ خیال نہ تھا کہ یہ صفت مرزا آپ میں بھی ہوگی۔ لیکن اس مضمون کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہمارا خیال غلط ہے دراصل مرض نسیان آپ میں بھی ہے اور بہت زیادہ ہے۔ ناظرین ہماری بات کو کسی ضد یا عناد پر مبنی نہ جانیں بلکہ واقعات کی بنا پر سمجھیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"**مسیح موعود (مرزا) کا ڈالا ہوا بیج** | اس کام کو (جو مرزا صاحب نے کیا ہے) حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ یہ ایک بیج ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) نے ڈالا ہے۔ اور ایسے مصلحین کا کام بیج کا ڈالنا ہی ہوتا ہے جو ان کے پیچھے نشوو نما پاتا رہتا ہے۔" (پیغام صلح ۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۶)

ناظرین کرام! ابھی پچھلے اقتباس میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنیاد رکھی تھی تیرہ سو سال بعد (بزمانہ مسیح موعود مرزا) اس کا غلبہ دیکھ رہے ہیں۔" (پیغام مذکور ص ۵)

غور کیجئے ص ۵ پر تو تیرہ سو سال قبل کی بنیاد کی تکمیل یعنی غلبہ دیکھ رہے ہیں۔ مگر تھوڑی سطور لکھ کر ص ۶ پر پھر اُدھار کا وعدہ کرتے ہیں کہ مصلحین کا کام بیج ڈالنا ہی ہوتا ہے۔ کیا ہمارے دعوے کی صداقت میں کہ "مولوی صاحب میں مرض نسیان کا غلبہ ہے" کسی کو شک ہے؟ یہ بھی ہمارا حسن ظن ہے ورنہ اور کوئی ہوتا تو مقولہ مشہورہ پڑھ دیتا ؎ "دروغ گو را حافظہ نہ باشد"

مختصر یہ ہے | کہ قادیانی مسیح نے اپنے مزعومہ دجال پر غلبہ نہیں پایا جو پانا چاہیئے تھا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ وہ مسیح موعود نہیں نہ اُن کا مزعومہ دجال، دجال ہے بلکہ اصل یہ ہے ؎

رسولِ قادیانی کی رسالت
بطالت ہے۔ بطالت ہے۔ بطالت